اسلام میں عورت کا مقام

اور موجودہ انتخابات

تصنیف

شیخ القرآن والحدیث مولانا عبدالجبار صاحب

مترجم

جناب محترم استاد گل رحمان صاحب باجوڑ ایجنسی

مکتبہ جامعہ تعلیم القرآن

توحید آباد ترخو باجوڑ فون 0942-394988

Maktaba Tul Ishaat.com

عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیا میں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف

Play Store اور Website سے بالکل فری انسٹال / ڈاؤن لوڈ کریں۔

انسٹال / ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Store سے " مکتبۃ الاشاعت " انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاؤن لوڈ کریں نیز اپنی کتاب کو Website / Play Store پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Store اور website پر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت " کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

WhatsApp:0320-1914145

ویب سائیٹ **maktabatulishaat.com** (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

فہرست مضامین

۱۔ پیش لفظ	۴
۲۔ مقبول دین صرف اسلام ہے۔	۶
۳۔ اسلام کا مفہوم اور اکمال۔	٦
۴۔ مکمل اسلام میں داخل ہونا۔	۹
۵۔ سلامتی کا دین صرف اور صرف اسلام ہے۔	۱۰
۶۔ اسلام میں ہر ایک کے حقوق محفوظ ہیں۔	۱۵
۷۔ جاہلیت میں عورت پر ظلم۔	۱۸
۸۔ شوہر اور بیوی کے حقوق۔	۲۱
۹۔ جاہل کمی کرتا ہے یا زیادتی۔	۲۳
۱۰۔ ستر عورت اور پردہ۔	۲۴
۱۱۔ قرآن پاک اور پردہ۔	۲۷
۱۲۔ احادیث اور پردہ۔	۳۰
۱۳۔ عورتوں کی امارت اور قرآن کریم۔	۳۵

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۴۔ مفسرین حضرات کے اقوال۔ ۳۶

۱۵۔ عورت کی امارت اور احادیث۔ ۴۳

۱۶۔ محدثین حضرات کے اقوال۔ ۴۴

۱۷۔ امارت کی شرائط اور چند اقوال۔ ۴۹

۱۸۔ شکوک کا ازالہ۔ ۵۲

۱۹۔ ہمارے اعمال کا نتیجہ اور موجودہ انتخابات۔ ۶۲

۲۰۔ اصلاح کی ترغیب۔ عملی ۶۷

۲۱۔ تصویب رسالہ ھذا۔ ۷۰

۲۲۔ رسالہ کی مآخذات۔ ۷۲

۸۸
بشہر دسمبر
تاریخ طبع اول

مورخہ طبع ثانی
۲۶/اگست ۱۹۳

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اما بعد:۔

قارئین کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ رسالہ اسلام کے عادلانہ نظام کے موضوع پر تحریکی خدمت ہے کہ اسلام ہر پہلو میں افراط اور تفریط سے بالاتر اور مبرا ہے اور خصوصاً ہر ایک کی شان کے مناسب حقوق ثابت کیا ہے۔ بدین شرط جس کو اللہ نے سمجھ اور بصیرت عطا کیا ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ (جاہل) ناسمجھ یا کمی کرتا ہے یا زیادتی اگر ایک طرف سرمایہ دارانہ (Capitalesam.) نظام کے اندھیرے ہیں۔ اور دوسری طرف اشتراکیت (Socialism) کے وحشیانہ نظام کو مساوات (Equaliq) کہتے ہیں۔ اور اس

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

دور میں عورت قابل رحم انسان ہے۔ کیونکہ قدیم جاہلیت میں یہ ظلموں کا نشانہ (Target) بنائی گئی تھی اور جدید جاہلیت میں حیا اور پردہ سے نکال کر ایک ایسا مقام دیدیا جس میں ان کیلئے پُروقار حقوق متعین نہیں۔ یہ صرف اسلامی معاشرہ ہے جو سارے مظالم اور ناانصافیوں کا روک تھام کرتا ہے جائز اور مناسب حقوق کی پاسبانی کرتا ہے جس میں انسانیت وحشیت اور بربریت سے پاک ہوتا ہے۔ حق پرست مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے گذارش ہے کہ یہ رسالہ عمل کی نیت سے مطالعہ کریں۔ میں ناچیز اپنے رب ذوالجلال کے دربارِ عالیہ میں متضرعاً گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی خصوصی رحمت کے بنا پر اس ناچیز کے معاشرہ کو اور ساری امت کو بھی شریعت کے مطابق بنادیں۔ آمین

وما ذالک علی اللہ بعزیز

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ کے دربار میں مقبول دین صرف اسلام ہے

اللہ کا حمد و ثنا ہے۔ جس نے ہمیں مسلمان پیدا کیا۔ اور اسلام کا مقدس دین ہمارے قانون اور مذہب بنایا۔ جس میں دنیا و آخرت کی کامیابی اور نجات ہے اور خالق و مخلوق کے حقوق واضح ہیں۔ جو لوگ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں قرآن و سنت کی روشنی میں چند گذارشات پیش کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے؛

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۔ (آل عمران ۱۹)	یقیناً پسندیدہ قانون اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

دینِ اسلام کا مفہوم

لفظ دین عربی زبان میں چند معانی کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ جن میں سے ایک طریقہ اور روش ہے (زندگی گزارنے کا طریقہ)

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

اور قرآن کریم کی اصطلاح میں اُن اُصول اور احکام کو کہتے ہیں۔ جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک سب میں مشترک ہیں۔ اور اسلام کا اصل معنیٰ اپنے آپ کو خدا کے حوالے کرنا اور تابع فرمان بننے کے ہیں۔ اسی اعتبار سے ہر نبی اور رسول کے زمانہ میں جن لوگوں نے ایمان لایا۔ اور اُن کی سنت کی متابعت کی، اُن کو مسلمان کہتے ہیں۔

اور بعض اوقات یہ لفظ خصوصیت کے اعتبار سے اس دین اور شریعت کو کہتے ہیں جس کو سب سے آخر میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا ہے۔

بہرحال قوانین اور ازمول میں اللہ کو پیارا دین اسلام ہے اور اس کا انتخاب رب الغرۃ نے اُمت مسلمہ کیلئے کیا ہے۔ جیسا کہ سنہ ۱۰ھ یوم عرفہ بروز جمعہ ۹ ذی الحجہ یہ جب کہ حضور تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار صحابہ کرامؓ کے ہمراہ میدان عرفات میں جبلِ رحمت کے نزدیک موجود تھے۔

خداوند لایزال نے یہ فرمان اتارا:

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (المائدہ ع۱)

آج کے دن میں نے کامل کیا تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر اپنی نعمت اور تمہارے لئے اسلام دین پسند کیا۔

کامل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس مقصد کیلئے تھا وہ پورا کیا۔ اور اتمام کا مقصد یہ ہے کہ اب کسی دوسری چیز کی ضرورت اور حاجت باقی نہ رہا۔ اللہ نے اسلامی نظام ماننے والوں کو بہترین، مایہ ناز اور افتخار کا نام مسلمان رکھدیا۔ جیسا کہ فرمان ہے،

ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا۔ (الحج ع۱۰)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو مسلمان نام رکھدیا ہے اس سے پہلے اور اس کتاب (قرآن مجید) میں۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

مکمل اسلام میں داخل ہونیکا حکم

اسیطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہونے اور زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (البقرۃ ۲۰۸)

اے ایمان والو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کی تابعداری سے باز رہے۔ یقیناً یہ تمہارا ظاہر دشمن ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بہترین نام ذکر کیا ہے (یعنی ایمان والے) مفسرین حضرات نے آیت کریمہ کی دو۲ مطلبیں ذکر کیا ہے۔ اور دونوں صحیح بھی ہیں۔

(۱) پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ یعنی سر تا پا سارے اعضاء اسلام کے مطابق بناؤ۔

(۲) دوسری یہ کہ مکمل اسلام میں داخل ہونا یعنی عقیدہ۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

عمل، معاشرہ، اخلاق، عبادات اور معاملات بلکہ زندگی کا ہر آن، ہر گھڑی اسلام کے مطابق بنائیے۔

بس یہ تمہارا رہبر ہے کسی دوسرے ازم کو ضرورت نہیں مسلمان بلکہ ہر بنی نوع انسان کیلئے تاوان اور خزان سے بچاؤ کا واحد ذریعہ صرف اور صرف اسلام ہے۔

قرآن میں آیا ہے:

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ○

(سورۃ آل عمران ۸۵)

اور جس نے سوائے اسلام کے دوسرا ازم اور طریقہ منتخب کیا۔ پس ہرگز اس سے (دنیا میں) قبول نہ ہوگا اور آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

امن اور سلامتی کا دین صرف اور صرف اسلام ہے

یہی وجہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہوں کو دعوت نامے لکھتے تو دنیا و آخرت کی سلامتی کا پیغام اسلام لکھے

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

بتا دیتا۔ جیسا کہ روم کے بادشاہ ہرقل کے نام کے خط میں یہی الفاظ لکھے ہیں:

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّی اَدْعُوْکَ بِدَاعِیَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ اَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ

متفق علیہ مشکوٰۃ ج۲ ص۳۳۱
الصحیح للبخاریؒ ص۵ ج۱

اس کے بعد میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے۔ اسلام لاؤ اللہ دو دفعہ اجر و ثواب دے گا۔ اگر آپ پھر گئے تو آپ پر اپنے تابعین کی گناہ ہوگی۔

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد بھی یہ ہے کہ باطل از قسم منسوخ ادیان پر غلبہ آجائے اور ساری دنیا میں شریعت کی بالادستی ہو اور خدا کی زمین پر خدا کا قانون ہو۔

اللہ کا فرمان ہے:

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔

اللہ وہ ذات ہے کہ اپنے رسول کو مع ہدایت اور حق دین کے بھیجا کہ وہ اس دین کو سارے ادیان پر غالب کر دیں

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

سورۃ التوبہ ۳۳، سورۃ الصف ۹ | اگرچہ مشرکین یہ پسند نہیں کرتے۔

قاضی ابو السعود حنفی المتوفی ۹۵۱ھ اور امام نسفی المتوفی ۷۱۰ھ دونوں سورۃ صف کی تفسیر میں لکھتے ہیں،

ولعمری لقد فعل فما بقی دین من الادیان الا هو مغلوب مقهور بدین الاسلام۔

ابو سعود ۸/۱۳۵، مدارک ۴/۲۵۳

قسم ہے کہ ایسا ہوا کہ کوئی دین ادیان باطلہ میں ایسا نہیں رہا مگر وہ مغلوب اور کمزور ہو گئے (ذلیل اور حجت کی وجہ سے) دین اسلام کے مقابلہ میں۔

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

اسلام ایک اعتدال پسند دین ہے

اسلام ایک ایسا عادلانہ نظام زندگی ہے۔ جسمیں ہر قسم کی اعتدال اور میانہ روی موجود ہے۔

(۱) اعتقادی اعتدال (۲) عملی اعتدال

(۳) معاشرتی اعتدال (۴) مالی اعتدال

(۱) مثال کے طور پر پرانے اُمتوں میں یہ نظریہ چلا آرہا تھا۔ کہ رسولوں کو خدا کے بیٹوں کے نام سے پکارتے اور خدائی صفات اُن کو سونپتے تھے اور دوسری طرف معجزات کے باوجود ان کو تکالیف پہنچاتے۔ اور اُن کے حکم سے اعراض کرتے۔ بخلاف اُمتِ مسلمہ محمدیہؐ کے ایک طرف رسول اللہ صؐ پر جان ومال قربان کیا۔ اور دوسری طرف باوجود کمالات کے آپؐ کو (عبداللہ ورسولہ) خدا کا بندہ اور رسول مان لیا۔

(۲) اسیطرح گذشتہ امتوں نے ایک طرف سے اپنی شریعتوں میں تحریف کیا۔ اور دنیا کے حصول کے خاطر احکام بدل دیئے تو دوسری طرف سے اپنے اوپر حلال نعمتوں کو حرام کیے اور رہبانیت ایجاد کیا۔

شریعت محمدی نے ایک طرف سے رہبانیت کو انسانیت پر ظلم قرار دیا تو دوسری طرف قیصر اور کسریٰ کی تخت وتاج کی مالکیت کی نشاندھی کی کہ دیانت اور سیاست یا دین اور دنیا (حلال) متضاد نہیں۔ اور نہ مذہب صرف مساجد تک محدود ہے۔

(۳) اسی طرح پچھلے امتوں میں انسانی حقوق کا کوئی خیال نہیں تھا۔ معمولی معمولی باتوں پر صدیوں تک قتل وقتال جاری

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

رہتا۔ فتنے اور فسادات ہوتے۔ عورتوں کی حقوق پائمال ہوتے بالمقابل نبیحے حرام ٹھہرائے گئے تھے۔ حیوانات کے گوشت اور چمڑے سے نفع لینا ظلم قرار دیا گیا تھا۔ شریعت محمدی نے سارے بے اعتدالیوں کا خاتمہ کیا اُ نعانوں کے حقوق کو ثابت کیا۔

مرد اور عورتوں کے حقوق مقرر کئے اور دوسری طرف ہر چیز کا حد مقرر کیا اور صلح وعفوے کا سبق دیا۔

(۴) اس طرح دنیا کے ہر قوم اور ملت میں سب سے اہم مسئلہ معیشت اور اقتصادیات کا ہے۔ اس میں بھی دوسرے اقوام میں بے اعتدالی موجود ہے۔

ایک طرف سے سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) ہے جس میں حلال اور حرام (Legitimate and forbidden) ذرائع (Sources) کا کوئی تمیز نہیں۔ اور دوسرے لوگوں کی خوشحالی اور بدحالی سے آنکھیں بند کئے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنا معیار فضیلت ... ماناگیا ہے تو دوسری طرف شخصی اور انفرادی (Personal) ملکیت جرم بتایا گیا ہے۔ غور کرنے کے بعد

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

دونوں نظام اشتراکیت: اور سرمایہ داری کا مقصد مال و دولت کی پوجا کرنا اور اُسے زندگی کا مقصد قرار دینا ہے۔ شریعت محمدی نے ایک طرف دولت کو زندگی کا مقصد بنانے سے منع کیا۔ اور دوسری طرف تقسیم دولت کے ایسے اصول مقرر کیے کہ کوئی ضروریات زندگی سے محروم نہ رہے۔ قابلِ اشتراک اشیاء کو مشترک اور وقفِ عام کیا۔ اور مخصوص (مثلاً Pespex) اشیاء میں انفرادی ملکیت کا مکمل احترام کیا اور حلال مال کی فضیلت اور استعمال کے طریقے بتا دیئے۔

اسلام میں ہر ایک کے حقوق متعین ہیں

اسلام میں ہر ایک کے حقوق اس کی شان کے مناسب رب العزت کی حکمت کے مطابق ہے۔ امیروں، ماموروں، یتیموں، عورتوں حتیٰ کہ حیوانات کے حقوق بھی ہیں۔ جو ایک تفصیل طلب موضوع ہے۔ اور جن کی قرآن و سنت میں پوری وضاحت موجود ہیں۔ اور خصوصاً سورۃ نساء میں

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

جو سورت مستفعفین ہے اِن حقوق کا پورا پورا تفصیل موجود ہے۔ بطورِ مثال اُمراء کے بارے میں ارشاد ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (سورۃ نساء ۱۵۹)	اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے امیر کی اطاعت کرو جو آپ میں سے ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ (رواہ البخاری ج۲ ص۳۱۹ مشکوٰۃ)	سنو! اور تابعداری کرو اگرچہ آپ پر ایک حبشی غلام مقرر ہو جائے۔ گویا کہ اس کا سر زبیب کی طرح ہو۔

البتہ اگر وہ خلاف شریعت کام کرنے کا حکم دیتا ہوا پایا گیا تو اس وقت اس کی اطاعت لازم نہیں۔

جیسا کہ ارشاد ہے:

لَا طَاعَةَ فِی الْمَعْصِیَةِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ (متفق علیہ ج۲ ص۳۱۹ مشکوٰۃ)	گناہ میں اطاعت نہیں۔ یقیناً تابعداری نیک کاموں میں ہے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

اور عام رعیت کے بارے میں اُمراء کو حکم ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ (سورۃ النساء ۵۸)	یقیناً اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ حقداروں کو اپنے حقوق دیں۔

اور عام رشتہ دار، نادار اور حقداروں کے بارے میں حکم ہے۔

اس آیت کریمہ میں۔

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ (سورۃ النساء ۳۶)	خدا کی بندگی کرو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، نزدیک پڑوسی، دور پڑوسی، ہم مجلس کے ساتھ، مسافر اور اُن کے ساتھ جو آپ کے نوکر ہیں نیکی کرو (غلاموں کیساتھ)

پس یہ آیت کریمہ ایک جامع آیت ہے۔ جس میں بلا امتیاز ہر ایک کے حقوق درج ہیں۔ اور احسان و اکرام کا معاشرہ بتلایا گیا ہے۔ یہ انسانیت پر اسلام کے احسانات ہیں۔ پس میں قربان

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

ہوں اسلام کے مقدس نظام پر جس میں انسانیت کے حقوق کی تحفظ کے علاوہ حیوانات کے اوپر احسان اور شفقت پر بھی جنت کی بشارت دی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ایک بدکردار عورت کو جنت میں داخل ہونے کی بشارت موجود ہے۔

اس طرح کہ،

"ایک پیاسا کتا تھا۔ اس نے اپنا موزہ دوپٹہ سے باندھ کرکے کنوئیں میں ڈال دیا اور پانی نکال کر کتے پر پلایا۔۔۔۔؛

جاہلیت میں عورتوں پہ مظالم

خواتین دورِ جاہلیت میں ایک مظلوم قوم رہ چکا ہے۔ اور ان پر ایسے مظالم ہوئے ہیں کہ دردناک اور دل سوز ہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ان کا نقشہ پیش کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

اسلام سے قبل تمام اقوام عالم میں یہ قانون تھا۔

کہ:۔

(۱) عورتیں گھر میں استعمال کی چیزوں سے زیادہ کوئی حیثیت

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں رکھتیں۔

(۲) جانوروں کی طرح ان کا خرید و فروخت تھا۔

(۳) ان کو شادی بیاہ میں کوئی اختیار نہیں تھی۔

(۴) ان کے اولیاء نے جن کے حوالے کرتے وہاں جاتے۔

(۵) عورتوں کو اپنے رشتہ داروں کے میراث میں کوئی حصّہ نہیں دیجاتی۔

(۶) بلکہ ان کو گھر کے دوسرے چیزوں کی طرح میراث کا مال تصوّر کی جاتی تھی۔

(۷) ان کو مردوں کی ملکیت مانی جاتی تھیں۔

(۸) ان کی کوئی ملکیت نہیں ہوتی۔

(۹) جن چیزوں کو عورتوں کی ملکیت کہلاتے ان چیزوں میں بھی مردوں کی اجازت کے بغیر ان کے لئے تصرف ناجائز ہوتی۔

(۱۰) حتیٰ کہ یورپی ممالک جو آج کل بہت ترقی یافتہ اور مہذب (Civilized) مانے جاتے ہیں۔ ان میں ایسے لوگ تھے کہ عورتوں کی انسانیت (Humonity) تسلیم نہیں کرتے۔

(۱۱) عورتوں کے لئے دین اور دنیا میں کوئی حصّہ نہیں تھا۔

(۱۲) وہ عبادت کے قابل نہیں مانے جاتے۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۳) روما کے بعض مجالس میں یہ بل پاس ہوا تھا کہ یہ ایک ناپاک جانور ہے۔ جس میں روح نہ ہو۔

(۱۴) عام طور پر باپ کیلئے یہ جائز تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو قتل کرے یا زندہ دفنائے۔ بلکہ یہ عمل باپ کیلئے باعث شرف تھا

(۱۵) بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اگر کسی نے عورت کو قتل کیا تو اس پر نہ قصاص اور نہ خون بہا ہے۔

(۱۶) اگر شوہر مر جاتا تو بیوی کو لاش کے ساتھ جلا دیتی۔

(۱۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بعد اور نبوت سے پہلے فرانس میں ۵۸۶ء میں عورتوں پر یہ احسان ہوا اور بہت اختلاف کے بعد یہ قرارداد منظور ہوا کہ عورت انسان ہے مگر وہ صرف مرد کی خدمت کیلئے پیدا ہوئی ہے۔

(ص ۵۲۸ تا ص ۵۴۹ معارف القرآن ج ۱)

شاباش اور آفرین ہے آپ کے لائے ہوئے دین پر جو اسلام کے منصفانہ نظام کے مطابق ان کے حقوق مقرر کیے اور ظلم وستم کا انسداد کیا۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

بیویوں اور شوہروں کے حقوق

خداوند لایزال کا ارشادِ گرامی ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ط
(سورۃ البقرۃ ۲۲۸)

عورتوں کیلئے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں اور مردوں کو اُن پر درجہ حاصل ہے۔

اسلام میں مذکور مظالم کا خاتمہ ہوا اور شوہروں پر اُن کے حقوق مقرر ہوئے۔

چونکہ عورت گھر کے اندر حیا پردے کے نمونے ہیں۔ اس لئے شوہروں پر مہر، کھانا پینا، کپڑے اور گھر وغیرہ لازم قرار دیئے حالانکہ نکاح سے دونوں کے دلوں کا اطمینان اور سکون آجاتا ہے اور مشترک طریقہ سے اُن کی حاجت پورا ہوجاتا ہے۔ اسیطرح میراث میں حصہ مقرر ہے۔ اگرچہ رب العزۃ کی حکمت کے مطابق اس میں کچھ کمی و بیشی ہوگی مگر مذکورہ حقوق کیطرف دیکھا جائے تو یہ ان کیلئے زیادہ انعامات کے

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

حیثیت رکھتی ہیں۔

زیر بحث آیت میں یہ بھی واضح ہوا کہ مردوں کے درجہ عورتوں پر زیادہ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے پر ان کے حقوق ہیں مگر مردوں کے حقوق زیادہ ہیں۔

حضرت ابوہریرۃ رض سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا (ترمذی ص۱۳۲ ج۱ مشکوٰۃ ص۲۸۱ ج۲)

اگر میں کسی کو حکم دیتا سجدہ کرنے کا غیر کو تو میں حکم دیتا بیوی کو سجدہ کرنے کا اپنے شوہر کو۔

ایک دوسری حدیث میں اس کی وجہ یہ بتاتا ہے۔

بِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ۔ (ابو داؤد ص۲۹۱ مشکوٰۃ ص۲۸۲ ج۲)

اس وجہ سے کہ اللہ نے شوہروں کو بیویوں پر حقوق مقرر کیے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ سجدہ لغیر اللہ کے کسی کو جائز نہیں۔ اور یہ صرف اللہ کا حق ہے مگر بالفرض والتقدیر یہ غیر کو جائز ہوتا

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

تو بیویاں اپنے شوہروں کو سجدہ کرتے ان کے حقوق کی وجہ سے۔

جاہل کمی کرتا ہے یا زیادتی

شریعت محمدی، شریعت مقدسہ نے عورتوں کو جو حقوق دیئے ہیں۔ ان میں دورِ جاہلیت کے مظالم کا مکمل بندش ہے لیکن یہ حقوق جاہلیت جدیدہ کیطرح نہیں ہیں۔ کہ عورتیں کھلم کھلا باہر نکلیں زندگی کے چھوٹے بڑے کام اُن کو سپرد کیئے جائیں۔ اور اپنے پرائے کے ہمراہ شانہ بشانہ بٹھا دیئے جائیں۔ اس میں ستر و حجاب کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ حالانکہ کم ازکم پچاس فیصد فسادات بے پردگی سے پیدا ہوتے ہیں اگرچہ لوگ فسادات کو کم۔ اور امن و امان قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ اصل سبب پر غور نہیں کرتے۔

ایک دفعہ اکبر الہ آبادی نے چند عورتوں سے کہا جو بغیر حجاب کے راستے پر جارہی تھیں کہ تم بے پردے کیوں ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پردے مردوں کے عقلوں پر پڑے ہیں۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

ایک مشہور مقولہ ہے کہ اَلْجَاھِلُ اِمَّا مُفْرِطٌ اَوْ مُفَرِّطٌ
ترجمہ: بے وقوف کبھی زیادتی کرنے والا ہوگا۔ یا کمی کرنے والا ہوگا۔ یعنی انصاف پر قائم نہیں رہ سکتا۔
فسادات ختم کرنے کیلئے قرآن و سنت میں پردے کے احکام آئے ہیں۔

ستر عورت اور حجاب

مردوں اور عورتوں کے جسم کا وہ حصہ جسے اصطلاح شریعت میں عورۃ کہتے ہیں۔ اس کا لوگوں سے چھپانا شرعاً، طبعاً اور عقلاً فرض ہیں۔
ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض جس پر عمل ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ستر عورۃ یعنی پوشیدہ اعضاء کو پوشیدہ رکھنا ہے۔ یہ فریضہ ابتداء آفرینش سے لیکر انتہا انسانیت تک ہوگا۔ اور یہ حکم سارے انبیآء علیہم الصّلوٰۃ والسلام کے شریعتوں میں تھا۔
عورۃ کے تعین اور تحدید میں اختلاف ہے لیکن عورۃ کو ڈھانپنا تمام انبیاء کے شریعتوں سے ثابت ہے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

نماز کے اندر اور باہر لوگوں کے سامنے عورۃ کو پوشیدہ رکھنے میں بالکل اختلاف نہیں اور تنہائی میں بھی نماز کے باہر بغیر ضرورت شرعی اور طبعی کے عورۃ کو عریاں کرنا جائز نہیں۔

عورتوں کے ستر و حجاب کے بارے میں صلحاء، شرفاء، اور انبیاء میں ہمیشہ سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ پرائے مردوں کے ساتھ پرائے عورتوں کا اختلاط نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام کے بیٹوں کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ اپنے باپ کے بوڑھاپن اور کمزوری کی حالت میں اپنی بھیڑیں سیراب کرنے پرائے لوگوں سے دور رہتے اور اختلاط نہ کرتے اور اپنی بھیڑیں چرواہوں سے پیچھے سیراب کرتے تھے جب ان کے بھیڑیں حضرت موسیٰ علیہ السلام سیراب کئے تو ان میں سے ایک اپنے والد محترم کے حکم کے مطابق حضرت موسے م کے پاس آئی تو اس کی چلن نہایت حیا دار تھی۔ قرآن کریم اس کی چلن کی تعریف یوں کرتا ہے۔

فَجَاۗءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَاۗءٍ۔ (القصص ۲۵)	پس ان میں سے ایک آئی جو حیا کے ساتھ آئی۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن کریم میں جاہلیت کی طرح نکلنے کا جو حکم آیا ہے۔
وہ لونڈیوں اور بے حیا عورتوں کے بارے میں ہے۔

عرب شریف خاندانوں میں ایسا رواج تو تھا ہی نہیں۔
ہندوستان میں بدھ مت، ہندو اور دوسرے مشرکانہ مذاہب
میں بھی عورتوں کو پرائے مردوں کیساتھ بے باک اختلاط پسند
نہیں تھا۔ یہ صرف مغربی تہذیب (Western Cultural)
ہے۔ کہ عورتیں مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ کام کریں۔
بازاروں میں نکلیں۔ فیشن شو ملیں جائیں۔ کیونکہ یہ ملک
کی زیب وزینت ہیں۔ کارخانوں (Industries) میں
ملازمت کریں۔ الغرض ہر محکمہ (Department) میں
ان کو جگہ دیا جائے۔ افسوس صد افسوس بر حال جہلاء۔
۔۔مخلوط تعلیم (Co-Education) سے لیکر زندگی کے ہر شعبہ
مردوں کے شانہ بشانہ رہے۔ کلبوں اور اسمبلی ہالوں میں
بلا تکلف ملاقاتیں ہوں۔

پردے کی پوری اہمیت ۵ھ میں حضرت زینب رضی
اللہ عنہا کی شادی کے بعد آیا ہے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن پاک اور حجاب / پردہ

(۱) وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی۔ (سورۃ الاحزاب ۳۳)	اور اپنے گھروں میں قرار، وقار کے ساتھ رہو۔ اور بناؤ سنگھار کے ساتھ نہ نکلو۔

جس طرح ایام جاہلیت میں عورتیں نمائش کے لیے نکلا کرتی تھیں۔

ایک دوسری آیت میں ضروری اشیاء کے مطالبہ کے وقت یہ ارشاد ہے۔

(۲) فَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۔ (احزاب ۵۳)	پس جب وہ ان سے کسی سامان کے متعلق پوچھتے ہیں تو پردہ کی آڑ میں کر پوچھیں

یعنی سامنے نہ کھڑے ہو اور نہ وہ بغیر کسی پردہ کے سامنے آئیں)

دوسری آیت کریمہ میں آتا ہے۔ کہ،

جب کوئی عورت کسی ضروری کام کیلئے گھر سے نکلے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

تو اُسے بُرقعہ اوڑھنا چاہیئے۔ تاکہ سارا بدن پوشیدہ رہے۔

اور مفسّرین فرماتے ہیں۔ کہ:

"سوائے ایک آنکھ کے اور کوئی عضوِ جسم نہ دکھائی

جس کی بدولت رستہ نظر آئیں۔

ارشاد ہے اس طرح:

(۳) یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ۝ (احزاب ۵۹)	اے نبی، اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور اہلِ ایمان والوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلّو لٹکا لیا کریں یہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لیجائیں اور ستائی نہ جائیں۔

دوسری آیت میں زینت: زیب و زینت کے اعضاء

کے بارے میں فرماتے ہیں:

(۴) وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا۔ (النور ۳۱)	اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز جتنے کے جو خود ظاہر ہو جائیں۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضؓ کے تفسیر کے مطابق اس سے مراد برقعہ اور چادر وغیرہ ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ جسم اعضاء کا ڈھانپنا ممکن نہ ہو۔

جب نظر بے حیائی کا سبب بن جاتا ہے تو مردوں کی نظریں اور عورۃ کی حفاظت کے بعد خواتین کو بھی حکم ہے۔

(۵) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

اے نبیؐ! مؤمن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ اُسے باخبر رہتا ہے۔

(۶) قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ۔

(النور ۳۱۔ ۳۲)

اے نبیؐ! مؤمن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

یہ ہیں آسمانی کتاب کے چند صریح نصوص جن سے اشکلہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

کرنا ایک مسلمان کیلئے مناسب نہیں اور نہ کوئی گنجائش ہے
اب رحمۃ للعالمین کے چند ارشادات پیش خدمت ہے ۔

احادیث اور حجاب (پردہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلعم نے فرمایا ہے۔

(۱) اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ ۔ (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹)	خاتون عورۃ ہوتی ہے جب وہ نکلتی ہے شیطان اُسے دیکھتا ہے لو یعنی کہ اُسے گمراہ کریں اور دوسری کو اس کی ذریعہ سے گمراہ کریں ۔

مطلب یہ ہے کہ کھل کر نکلنے میں فتنہ ہی فتنہ ہے ۔ ان کیلئے ستر و حجاب ضروری ہے ۔

دوسری حدیث میں یہ جملہ بھی ہے ۔

(۲) رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ ۔ رواہ البخاری مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۰۹	دنیا میں اکثر کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی ۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

یہاں ایسے باریک اور ایسے چُست کپڑے پہننے مراد ہیں۔
جن سے جسم جھلکے یا عورت کی رعنائی کی چیزیں نمایاں ہو۔
حضرت عمرؓ سے نبی اکرمؐ کی حدیث منقول ہے۔

(۳) قَالَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّیْطٰنُ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِی۔ (مشکوٰۃ ص ۲۶۹ ج ۲)

فرمایا ہے ہرگز ایک پرایا مرد پرائی عورت خلوت نہیں کرتا مگر تیسرا اُن کے ساتھ شیطٰن ہو گا۔

خلوت کا مراد ایک عورت کا علیحدہ بیٹھنا اور تنہائی میں پرائے آدمی کے ساتھ ملاقات کرنا۔ جس طرح آجکل یہ دستور چلا آرہا ہے۔ کہ فلاں نے فلاں کے ساتھ بند کمرے میں ملاقات کی اور بات چیت کامیاب رہے۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔

(۴) اِیَّاکُمْ وَالدُّخُولَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللہِ اَرَأَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (مشکوٰۃ ص ۲۶۸ ج ۲)

عورتوں کے ساتھ اختلاط سے بچو۔ ایک مرد نے پوچھا اے خدا کے رسول! دیور کے بارے میں حکم دیں۔ فرمایا کہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

۔	دیور تو موت ہے ۔

مطلب یہ ہے کہ جس طرح موت ہلاکت کا ذریعہ ہے اسی طرح دیور بھی کیونکہ یہ فتنہ کا جڑ ہے ۔

جیسا کہ ایک مصرعہ ہے ۔

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے ۔

حضرت ابن مسعودؓ سے نقل ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے ۔

(۵) صَلٰوةُ الْمَرْءَةِ فِیْ بَیْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِیْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِیْ مِخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِیْ بَیْتِهَا ۔ (رواه الترمذی مشکوٰۃ ج ۱ ص ۹۶)	عورت کی نماز گھر میں بہتر ہے ، اس نماز سے جو اپنی بیٹھک میں ادا کرتی ہے اور اس کی وہ نماز جو خلوت خانہ میں ادا کرتی ہے بہتر ہے گھر کی نماز سے ۔

یعنی جہاں پردے کا زیادہ انتظام ہو وہاں اس کی نماز کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے ۔

جہاں تک نماز کی یہ حالت ہو تو کس طرح ایک عورت دوسرے لوگوں کے شانہ بشانہ چلنا پھرنا اور خدمت کرنا جائز ہوگی ۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلعم نے فرمایا ہے۔

(۶) کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَاِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجَالِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃٌ۔ رواہ الترمذی ولابی داؤد والنسائی نحوہٗ۔ مشکوٰۃ ص ۹۶/۱

ہر آنکھ جو اجنبی کو دیکھتی ہے، زانیہ ہے۔ پس ایک عورت جو خوشبو لگائیں اور مردوں کے مجلس سے گزر جائیں وہ بھی اسی طرح ہے (یعنی زانیہ ہے)

اس حدیث پاک پر دہ عورتیں سوچیں جو بناؤ سنگھار (Meke up) کرتے ہیں۔ سرخی وسفیدی لگاکر تقریبات (Function) وغیرہ میں شمولیت کرتی ہیں۔ نیشن شو جاتی ہیں۔

اور صحافی اُن سے انٹرویو لیتے ہیں اور موقع کی تصاویر اتارتے ہیں۔ پھر اخبارات وجرائد میں شائع کرتے ہیں۔

تاکہ ان کی شہرت (Reputation.) دنیا بھر میں ہو جائیں۔ حالانکہ وہ مسلمان عورتیں ہیں۔ اور دوسرے مسلمان بھائی بھی سوچیں۔ کرتے ہیں دعوے اسلام کا لیکن اعمال

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

اپنی زندگی کے اندر نہیں لاتے ہیں ۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں؛

؎ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

ایک دوسری جامع حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔

(۲) اَلعَینَانِ زِنَاھُمَا النَّظرُ وَالاُذنَانِ زِنَاھُمَا الاِستِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاھُمَا الکَلَامُ وَالیَدُ زِنَاھَا البَطشُ وَالرِّجلُ زِنَاھَا الخُطٰی وَالقَلبُ یَھوٰی وَیَتَمَنّٰی وَیُصَدِّقُ ذٰالِکَ الفَرجُ وَیُکَذِّبُہٗ ۔ رواہ مسلم مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۰

آنکھوں کی زنا نظر ہے ۔ اور کانوں کی زنا سننا ہے ۔ اور زبان کی زنا کلام کرنا ہے اور ہاتھ کی زنا پکڑنا ہے ۔ اور پاؤں کی زنا چلنا ہے اور دل پہ خواہش اور آرزو کرتا ہے ۔ اور اندام مخصوص کبھی تصدیق اور کبھی تکذیب کرتا ہے ۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں :

؎ نے پردہ نہ تعلیم نئی ہو کر پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

پردے/حجاب کے بارے میں تقریباً سات آیات اور ستر احادیث نبوی آئے ہیں۔ اور بزرگانِ دین اس موضوع پر مستقل کتابیں اور رسالے لکھی ہیں۔

انہیں رجوع کیا تاکہ دلوں کا تعفن ہو جائے۔ یہ تو مُشت نمونہ خروار ہے۔ چونکہ یہ ایک تفصیل طلب موضوع ہے۔ اور رسالہ طویل ہونے کے اندیشہ سے اِن چند حوالوں پر اکتفا کیا گیا۔ میری دُعا ہے کہ خداوند لایزال اِس معاشرے کو بے حیائی سے پاک اور قرآن و سنت کے مطابق بنائے۔

آمین ثم آمین۔

عورت کی امارت

مذکورہ دلائل و براہین کی روشنی میں علماءِ دین نے خواتین کی خلافت، امامت، امارت، وزارت اور قضاوت ممنوع قرار دیدیا ہے۔ کیونکہ امیر احکام کے تنفیذ کی غرض سے باہر نکلتا ہے۔ وہ مختلف علاقوں کے دورے کرے گا۔ تقریبات (Function) میں شمولیت ہوگا۔ مردوں کے اجتماع (Gathering) کو خطاب کرنا ہوگا۔ حدود قائم کرنا ہوگا۔ اس

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

موضوع پر میں اپنے علم کے مطابق بحث کرنا چاہتا ہوں۔
وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق۔

قرآن کریم میں انتظامی امور کے سلسلہ میں سورۃ النساء
میں چودھویں حکم (رعیت کیلئے) یہ ہے کہ امیر مرد ہوگا۔

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ۔ (سورۃ نساء ۳۴)	مرد عورتوں پر حاکم ہوگا۔

شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ المتوفی ۱۳۳۹ھ۔ اور حکیم
الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ متوفی ۱۳۶۲ھ، اور مفتی
محمد شفیعؒ المتوفی ۱۳۹۶ھ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ
المتوفی ۱۴۰۱ھ یہی معنے کرتے ہیں۔ کہ مرد حاکم ہے عورتوں پر۔
اس امارت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو وجہے بتائیے ہیں۔

بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ۔ (سورۃ النساء ۳۴)	مرد عورتوں پر قوام (حاکم) ہے۔ اس سبب سے کہ اللہ نے ان میں ایک بعض کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور اس سبب سے کہ مرد عورتوں پر اپنے مال سے خرچ کرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

وضاحت کیلئے چند نامور مفسرینؒ کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں:

"پہلی آیتوں میں مذکور تھا کہ مرد اور عورتوں کے حقوق کی پوری رعایت فرمائی گئی۔ اگر رعایتِ حقوق میں فرق ہوتا تو عورتوں کو شکایت کا موقع ہوتا۔ اب اِس آیت میں مرد اور عورت کے درجہ کو بتلاتے ہیں۔ کہ مرد کا درجہ بڑا ہے عورت کے درجہ سے اِس لئے مدارج کے باعث جو احکام میں فرق ہوگا۔ وہ سراسر حکمت اور قابلیت ہونے کا۔ اس میں عورت اور مرد بقاعدہ حکمت ہرگز برابر نہیں ہو سکتی۔ عورتوں کو اس کی خواہش بالکل بے جا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مردوں کو عورتوں پر اللہ تعالےٰ نے حاکم اور نگرانِ حال بنایا دو وجہ سے اول بڑی اور وہبی وجہ تو یہ ہے کہ اللہ نے اصل سے بعضوں کو بعضوں پر یعنی مردوں کو عورتوں پر علم و عمل میں کہ جن دونوں پر تمام کمالات کا مدار ہے فضیلت اور بڑائی عطا فرمائی۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

جس کی تشریح احادیث میں موجود ہے۔ دوسری وجہ جو کسبی ہے یہ ہے کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ اور مہر، خوراک اور پوشاک کا متکفّل کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ عورتوں کو مردوں کی حکم بڑاری چاہیئے"

(سورۃ النساء، فوائد عثمانی ص ۱۰۳ فائدہ ۲)

(۲) علامہ نسفی حنفیؒ المتوفی ۷۱۰ھ ص ۳۱۳ ج ۱ مدارک میں مرد کی فضیلت کے ۲۵ وجوہات بتاتے ہیں۔ جس میں سے امامت صغریٰ اور کبریٰ ہیں۔ عبارت کچھ اس طرح ہے کہ مرد عورت سے بہتر ہے۔

بالعقل والعزم والحزم والرأي والقوة والغزو وكمال الصوم والصلوة والنبوة والخلافة والإمامة والأذان والخطبة والجماعة والجمعة وتكبير التشريق عند أبي حنيفة والشهادة في الحدود والقصاص

بسبب عقل[1]، عزم[2]، تجربہ[3] رائے[4]، قوت[5]، غزا (قتال)[6] تکمیل روزہ[7]، تکمیل نماز[8]، نبوت[9]، خلافت[10]، امامت[11]، آذان[12]، خطبے[13]، جمعہ[14] کی آدائیگی، جماعت[15]، تکبیر تشریق[16] (ابی حنیفہ کے نزدیک اور حدود[17] میں شہادت۔ قصاص[18]۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

وتضعیف[19] المیراث والتعصیب[20] فیه وملک النکاح والطلاق والیهم الانتساب و هم اصحاب اللحی والعمائم (تفسیر مدارک التنزیل ج۱ ص۱۱۳)

میراث[19] میں دو چند حصہ، عصبہ[20] انہیں ملک[21] النکاح، طلاق[22] کے اختیار، نسبت[23] اولاد[24]، داڑھی اور عمامہ[25] (لونگی) والے ہیں۔

(۳) امام قرطبی مالکی المتوفی ۶۷۱ھ نے اس آیت کریمہ میں وجوہ فضیلت یہ ذکر کیا ہے اور لکھتے ہیں۔

فان فیهم الحکام والامراء ومن یغزوا ولیس ذالک فی النساء۔ ص۱۶۸ ج ۵

بے شک مردوں میں حکام اور امراء ہیں۔ اور وہ غزاء کرتے ہیں۔ اور یہ صفات عورتوں میں نہیں ہیں۔

جامع احکام القرآن للقرطبی

(۴) علامہ خازن شافعی المتوفی ۷۴۱ھ اسی طرح لکھتے ہیں۔ دوسرے خصوصیات کے بعد جو کہ مردوں میں ہیں۔ اور عورتوں میں نہیں۔

لان منهم الانبیاء والخلفاء والائمة۔ تفسیر خازن ص... ج۱

اس وجہ سے مرد عورتوں سے بہتر ہیں۔ کیونکہ ان میں

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

انبیاء، خلفاء اور ائمہ ہیں۔

(۵) حافظ ابن کثیرؒ المتوفی ۷۷۴ھ ایسا جامع فیصلہ لکھتا ہے۔

لِاَنَّ الرِّجَالَ اَفْضَلُ مِنَ النِّسَآءِ وَالرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْاَۃِ وَلِھٰذَا کَانَتِ النُّبُوَّۃُ مُخْتَصَّۃً بِالرِّجَالِ وَکَذَالِکَ الْمُلْکُ الْاَعْظَمُ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ امْرَاَۃً۔ (ابن کثیر ص۴۹۱ ج۱)

اس لئے مرد عورتوں سے افضل ہیں۔ اور مرد عورت سے بہتر ہے۔ اس وجہ سے کہ نبوت مردوں کیلئے خاص ہے اور اسی طرح بڑی حکومت (وزارت، صدارت) جیساکہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ کوئی قوم ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔ جو اپنے زمام کار عورت کے سپرد کریں۔

(۶) قاضی شوکانی غیر مقلدؒ المتوفی ۱۲۵۰ھ بھی قوّامون کے معنی اُمرآء نقل کرتے ہیں۔

یَعْنِیْ اُمَرَآءَ عَلَیْھِنَّ (فتح القدیر ص۴۶۲ ج۱)

یعنی مرد اُمرآء ہوں گے عورتوں پر۔

یہ چند حوالے مذاہب متبوعہ اور مفسرین حضرات کے

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

میں پیش کیے اور بیشتر مفسرین نے اس آیت شریفہ کی تفسیر میں تقریبا یہ مسئلہ مع دیگر فضائل اور خصوصیات کے ذکر کیا ہے۔

مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل تفاسیر مطالعہ کرسکتے ہیں

(۷) سید آلوسیؒ المتوفی سنہ ۱۲۷۰ھ روح المعانی ج ۵ ص ۲۳ میں۔

(۸) ابوالسعود حنفیؒ المتوفی سنہ ۹۵۱ھ ص ۱۴۳ ج ۲ اپنی تفسیر میں۔

(۹) قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ المتوفی سنہ ۱۲۲۵ھ تفسیر مظہری ص ۹۸ ج ۲ میں۔

(۱۰) ملاجیونؒ المتوفی سنہ ۱۱۳۰ھ تفسیرات احمدیہ ص ۲۷۲ میں۔

(۱۱) امام رازیؒ المتوفی سنہ ۶۰۶ھ تفسیر کبیر ص ۸۸ ج ۱۰ میں۔

(۱۲) قاضی بیضاویؒ المتوفی سنہ ۶۸۵ھ انوار التنزیل ص ۲۱۷ میں۔

(۱۳) جلال الدین سیوطیؒ المتوفی سنہ ۹۱۱ھ در المنثور ص ۱۵۱ ج ۲ اور جلالین ص ۷۶ میں۔

(۱۴) علامہ ابن الجزیؒ المتوفی سنہ ۶۲۰ھ التسہیل ص ۱۳۰ ج ۱ میں۔

(۱۵) قاضی شمس الدینؒ المتوفی سنہ ۱۳۰۵ھ تیسیر القرآن ص ۳۰۵ ج ۱ میں۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۶) مولنا عبدالماجد دریا آبادیؒ تفسیر ماجدی ص۹۰ میں۔

(۱۷) ابن جریر طبریؒ المتوفی ۳۱۰ھ جامع البیان فی تفسیر القرآن ص۳۶ ج ۴ میں۔

(۱۸) نظام الدین نیشاپوریؒ ص۳۰ غرائب القرآن ج ۴ میں۔

(۱۹) محمد علی الصابونی صفوۃ التفاسیر ص۹۵ ج ۲ میں۔

(۲۰) خطیب شربینیؒ سراج المنیر ص۳۰ ج ۱ میں۔

(۲۱) بحر العلوم ملیح آبادیؒ المتوفی ۱۲۳۶ھ مواہب الرحمٰن ص۱۷ ج ۵ میں۔

(۲۲) محمد عبدہٗ تفسیر منار ص۷۰ ج ۵ میں۔

(۲۳) جمال الدین البغدادیؒ المتوفی ۵۹۷ھ زاد المسیر ص۴۰ ج ۲ میں۔

تمام کا حاصل یہ ہے کہ امامتِ صغریٰ اور کبریٰ یہ مردوں کے خصوصیات میں سے ہیں۔ اور دوسری وجوہات فضیلت کے بھی ذکر ہوئے ہیں۔ اور مزید تفصیلات طوالت کی وجہ سے نہیں ہوئے۔

اب کتاب اللہ کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

Scanned by CamScanner Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت ابی بکرہؓ سے روایت ہے۔

لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ اَھْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوْا عَلَیْھِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ امْرَاَۃً۔

ص ۶۳۶/۱۰۵۳ ج ۲ بخاری۔ ص ۳۰۴ النسائی۔ ص ۲۲۳ بلوغ المرام ص ۳۲۱ مشکوٰۃ باب الامارۃ۔ ص ۵۵ ج ۲ الترمذی۔ ص ۲۹۱ ج ۱ ابن کثیر ص ۳۸ ج ۵ مسند امام احمد۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی۔ کہ فارسیوں نے اپنے اوپر کسریٰ کی بیٹی حکمران بنائی ہے تو فرمایا کہ ہرگز وہ قوم کامیاب نہ ہوگا جو زمام کار خود عورتوں کو سپرد کریں۔

حدیث پاک اپنے مطلوب میں واضح ہے۔ کیونکہ مخبر صادق ﷺ نے واضح کر دیا ہے۔ کہ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگا جو حکومت کے باگ ڈور عورتوں کے سپرد کریں۔ اگرچہ موجودہ تہذیب میں اس کو کامیابی کہتے ہیں۔ کہ صنف ضعیف زمام کار سنبھالیں۔

بہر تقدیر آپ کے قول میں کوئی شبہ نہیں اور دوسرے

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

لوگوں کے وہم وگمان میں جھوٹ ہو سکتا ہے۔

اب محدثین کے چند حوالے تائید کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔

علامہ بدرالدین العینیؒ المتوفی ۸۵۵ھ، حافظ ابن حجرؒ عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ اور امام کرمانی رحمۃ اللہ علیہم، ان تینوں نے بخاری شریف کے شروح میں لکھی ہیں۔

قال الخطابی فی الحدیث إن المرأة لا تلی الإمارة والقضاء۔ ص ۵۹ ج ۱۸ عمدۃ القاری۔ ص ۱۲۸ ج ۸ باب ۸۲ فتح الباری۔ ص ۲۳۲ ج ۱۶ کرمانی۔

علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ عورت امارت اور قضاوت کی قیادت نہیں کر سکتی۔

فتح الباری، قسطلانی، اور عون الباری تینوں میں ہیں۔ کہ یہ جمہور کا مذہب ہے۔

دیکھئے ص ۱۲۸ ج ۸ فتح الباری ملا، ص ۶۳۴ ج ۲ حاشیہ بخاری۔ ص ۲۶۳ ج ۶ ارشاد الساری، ص ۲۹۶ ج ۵ عون الباری۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ بھی لکھتے ہیں۔

ازیں جا معلوم شد کہ زن قابل ولایت و امارت نیست۔ ص ۳۰ ج ۳ اشعۃ اللمعات۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ عورت ولایت اور امامت کا قابل نہیں۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

ملا علی القاری المتوفی ۱۰۱۴ھ بھی فرماتے ہیں۔

في شرح السنة لا تصلح المرأة أن تكون إماما ولا قاضيا لأنهما محتاجان إلى الخروج للقيام بأمور المسلمين والمرأة عورة لا تصلح لذلك ولأن المرأة ناقصة من كمال الولايات فلا يصلح لها إلا الكامل من الرجال (ص۳۱۵ ج ، مرقاۃ)

شرح سنۃ کتاب میں ہے کہ عورت امامت اور قضاوت کی صلاحیت نہیں رکھتی کیونکہ یہ دونوں مسلمانوں کے کام کے قیام کیلئے باہر نکلنے کے محتاج ہیں۔ اور خاتون عورت ہے۔ ایسا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور عورت کمال ولایت سے کمزور ہے۔ پس وہ ولایت کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ مگر مردوں سے کامل ولایت کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اور حضرت حذیفہ رض سے ایک طویل حدیث میں یہ منقول ہے

وسمعته يقول أخروا النساء حيث أخرهن الله

میں نے حضرت ؐ سے سنا ہے۔ آپ ؐ فرمایا کرتے تھے کہ

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

(مشکوٰۃ ص۴۲۳ ج ۲) | عورتوں کو پیچھے کرو اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پیچھے کی ہیں۔

مولانا طیبیؒ المتوفی ۷۴۳ھ نے فرمایا ہے کہ اللہ نے پیچھے کر دی ہیں۔ ذکر، حکم اور مرتبہ میں، پس اُن کو آگے نہ کرو ذکر، حکم اور مرتبہ میں۔ ص۳۸۴ ج ۹ المرقات شرح المشکوٰۃ۔

حضرت ابوہریرۃؓ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلعم بیان فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا۔

فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِي ص۴۶۹ مشکوٰۃ ج ۲

اعرابی نے کہا کہ قیامت کب ہو گی۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امانت برباد ہو جائے تو قیامت کے انتظار کرو۔ اعرابی نے کہا کہ امانت کی بربادی کیسی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب اختیارات (زمام کار) نا اہلوں کو سپرد کر دیئے جائیں۔

بس قیامت کی انتظار کرو۔

شیخ عبدالحقؒ نے امر کے معنیٰ سلطنت اور امارت اور قضاوت سے کیا ہیں۔

(لمعات ملا، ص ۴۶۹ مشکوٰۃ)

حضرت علامہ قاریؒ اس حدیث کے تشریح میں لکھتے ہیں۔

أَيْ مِمَّنْ لَمْ يُوجَدْ فِيهِ شَرَائِطُ الاسْتِحْقَاقِ كَالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَالْجَهَلَةِ وَالْفَسَقَةِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبَنَاءِ ۔

(ص ۱۶۴ ج ۱۰ المرقاۃ)

یعنی قیادت ایسے شخص کو سپرد کر دیا جائیں۔ جس میں شرائط استحقاق موجود نہ ہو جیسا کہ عورتیں، بچے، جہال، فساق، بخلاء اور ڈرپوک (وغیرہ)

ایک دوسری حدیث میں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے حاکم اچھے لوگ ہو اور تمہارے مالدار تم سے زیادہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا
كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ
وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ
وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ
فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ
ظَهْرِهَا - رواه الترمذی
مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۹

سخی ہو۔ اور تمہارے کام
مشورہ سے ہو تو زمین کی پیٹھ
اس کے پیٹ سے تمہارے
لئے زیادہ بہتر ہے۔ اور جب
تمہارے حاکم شریر لوگ
ہوجائیں۔ اور تمہارے مالدار بخیل
لوگ ہوجائیں اور
اور تمہاری معاملات
تمہارے عورتوں کے سپرد
ہوجائیں تو زمین کا پیٹ اس
کی پیٹھ سے تمہارے لئے
زیادہ بہتر ہے۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

الغرض کسی ریاست کا سب سے بڑا اہم اجتماعی شعبہ نظام مملکت ہے۔ اس دائرہ کار میں عورت کا کوئی حق نہیں

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

رکھا گیا۔ یہ شعبہ بالکل مرد کیلئے پیر دہے۔ اس مسئلہ میں قرآن کریم کے واضح نصوص اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح ہدایات اور تعلیمات موجود ہیں۔

؎ عیاں راچہ بیان است۔

امارت کے شرائط

قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے :۔

وَيُشْتَرَطُ اَنْ يَكُونَ مِنْ اَهْلِ الْوِلَايَةِ الْمُطْلَقَةِ الْكَامِلَةِ بِاَنْ يَكُونَ مُسْلِمًا حُرًّا ذَكَرًا عَاقِلًا بَالِغًا سَائِسًا بِقُوَّةِ رَائِهِ وَرُوِيَّتِهِ بِالْقُوَّةِ وَمَعُونَةِ بَاْسِهِ وَشَوْكَتِهِ قَادِرًا بِعِلْمِهِ وَعَدَالَتِهِ وَكِفَايَتِهِ وَشَجَاعَتِهِ عَلٰى تَنْفِيذِ الْاَحْكَامِ وَحِفْظِ حُدُوْدِ الْاِسْلَامِ

امیر ہونے کا شرط یہ ہے۔ کہ اہل ولایت کاملہ میں سے ہو، مسلمان ہو، آزاد ہو مرد ہو، عاقل ہو، بالغ ہو، سیاست دان ہو بعقوت عقل ورویت جنگ اور بدلہ لینے پر قادر ہو، عالم ہو، عادل ہو، احکام کے تنفیذ میں کفایت اور شجاعت والا ہو حدود اسلام کا محافظ ہو۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

وَاِنْصَافُ الْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ عِنْدَ حُدُوْثِ الْمَظَالِمِ۔
(شرح الفقہ الاکبر ص۱۸۱)

اور مظلوم کے ساتھ انصاف کرنے والا ہو۔ جب مظالم ظاہر ہو جائے۔

و اسی طرح یہ اوصاف علامہ تفتازانیؒ المتوفی ۷۹۲ھ شرح العقائد ص۱۵۷، ص۱۵۸ پر ذکر کئے ہیں۔

و شاہ ولی اللہؒ المتوفی ۱۱۷۶ھ نے ازالۃ الخفاء ص۳ پر لکھا ہے۔

و علامہ شامیؒ ردالمحتار ج ۱ ص۴۰۵ پر بس ان تمام میں مرد کا ذکر بھی ہے۔ [illegible] کی وضاحت بھی کی ہے۔ ایک حدیث حضرت ابو بکرۃ کا دلیل میں پیش کیا ہے اور دوسرے آیت کریمہ کو اشارہ کیا ہے۔ کہ عورتوں کو گھروں میں مستور رہے اور مردوں کے مجالس میں شریک ہونے سے منع کئے گئے ہیں۔ اور مولانا عبد العزیز فرہاریؒ المتوفی ۱۲۳۹ھ یا ۱۲۴۱ھ نے فرمایا ہے۔

وَاَيْضًا قَدْ اَجْمَعَ الْاُمَّةُ عَلٰى عَدَمِ نَصْبِهَا حَتّٰى فِي الْاِمَامَةِ الصُّغْرٰى

اور اسیطرح اجماع امت ہے کہ عورت کو خلیفہ نہ بنایا جائے۔ حتیٰ کہ امامت

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

صُغریٰ بھی نہ دیجائے۔ ص۳۶۶ النبراس

حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی مذکور حدیث استدلال میں پیش کیا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ذکر کیا ہے کہ:

زیرا کہ امرأۃ ناقص العقل والدین است و در جنگ و پیکار بے کار و قابل حضور محافل و مجالس نے پس ازوے کارہائے مطلوب برآید۔	اس لئے کہ عورت ناقص عقل اور ناقص الدین ہے۔ جنگ وجدل میں کمزور ہے۔ محافل اور مجالس میں شریک ہونے کا لائق نہیں۔ بس اس وجہ سے مطلوبہ کام حاصل نہیں ہوسکتے۔
ص۳ ازالۃ الخفاء عن تاریخ الخلفاء	

شیخ کمال الدین الشافعیؒ المتوفی سنہ ۹۰۶ھ المسارہ میں لکھتے ہیں۔

شُرُوْطُ الْاِمَامِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ، اُمُوْرٌ خَمْسَۃٌ اَلذُّکُوْرَۃُ وَالْوَرَعُ وَالْعِلْمُ وَالْکَفَاءَۃُ۔ اَلخ۔	اسلام کے بعد امام کے شرائط پانچ امور ہیں۔ مرد ہونا اور پرہیزگاری اور علم اور کفاءت (شجاعت)

پھر بعد میں مرد ہونے کے فائدے بیان فرماتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

اِشْتِرَاطُ الذُّکُوْرَۃِ لِبَیَانِ اَنَّ اِمَامَۃَ الْمَرْأَۃِ لَا تَصِحُّ اِذَا النِّسَاءُ نَاقِصَاتُ عَقْلٍ وَدِیْنٍ کَمَا ثَبَتَ بِہٖ الْحَدِیْثُ الصَّحِیْحُ مَمْنُوْعَاتٌ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلٰی مَشَاھِدِ الْحُکْمِ وَمَعَارِکِ الْحَرْبِ.	مرد ہونے کا شرط اس بات کا بیان ہے کہ عورت کی امامت درست نہیں اس لئے عورتیں ناقصات العقل اور دین ہیں۔ جس کے اثبات میں صحیح حدیث آیا ہے۔ کیونکہ وہ فیصلوں کی جگہوں اور محاذ جنگ میں آنے سے منع کی گئیں ہیں۔
ص۳۱۸ طبع مصر۔ المسامرۃ بشرح المسایرۃ۔	

علامہ سعد الدین تفتازانی رح شرح مقاصد میں لکھتے ہیں۔

یُشْتَرَطُ فِی الْاِمَامِ اَنْ یَّکُوْنَ مُکَلَّفًا حُرًّا ذَکَرًا عَدْلًا۔	پس امامت میں مکلف اصل مرد اور عادل ہونا شرط ہیں۔

پھر وجوہات ذکر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

وَالنِّسَاءُ نَاقِصَاتُ عَقْلٍ وَدِیْنٍ مَمْنُوْعَاتٌ.	عورتیں ناقصات عقل اور دین ہیں۔ وہ عدالتوں

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

عَنِ الْخُرُوْجِ اِلٰی مَشَاهِدِ الْحُكْمِ وَ مَعَارِكِ الْحَرْبِ.
(صفحہ ۲۹۶ ج ۲ شرح المقاصد)

(مشاہد حکم) اور محاذِ جنگ آنے سے منع کی گئیں ہیں۔

بس یہی اوصاف عضد الملۃ نے المواقف۔ اور سید سندؒ المتوفی ۸۱۶ھ نے شرح المواقف میں نقل کئے ہیں۔
مزید معلومات کیلئے شرح المواقف صفحہ ۲۹۶ ج ۲ بھی مطالعہ کریں۔
یہ چند اقتباسات معتمد کتابوں سے نقل کئے گئے اور طوالت کی وجہ سے ان حوالہ جات پر اکتفا کیا گیا۔ شائقین حضرات کتب سے رجوع کریں۔ سمجھ دار لوگوں کیلئے اشارہ بھی کافی ہوتا ہے اور ضدی لوگ تو قرآن اور سنت کو بھی فرسودہ سمجھتے ہیں۔
العیاذ باللہ۔

؎ وگر صد باب حکمت پیش نادان
بگویند آیدش بازیچہ در گوش

اسد اللہ غالبؔ فرماتے ہیں؛

؎ نکتہ ہے چین غم دل اس کو سنائے نہ بنے
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

شکوک کا ازالہ

۵ آج کل یہ بات زیر بحث ہے کہ جس ملک کے حکمران عورت ہو تو اس ملک میں نماز جمعہ کی ادائیگی کس طرح ہے۔ فقہاء کرام نے یہ جزیہ ذکر کیا ہے کہ نماز جمعہ جائز ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔

وَالْمَرْأَۃُ اِذَا کَانَتْ سُلْطَانَۃً یَجُوْزُ اَمْرُھَا بِالْاِقَامَۃِ لَا اِقَامَتُھَا

فتح القدیر ص۲۳ ج ۲

ہندیہ ص۱۴۵ ج ۱

جب عورت کی حکمرانی ہو تو نماز جمعہ اس کی امر پر جائز ہے نہ کہ خود۔

ہو سکتا ہے کہ بعض حضرات عورت کی حکمرانی جائز ہونے کا استدلال کریں۔ کیونکہ دوسرے عبارتوں میں اور بھی اضافہ ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

لِاَنَّ الْمَرْأَۃَ تَصْلُحُ سُلْطَانًا اَوْ قَاضِیًا فِی الْجُمْلَۃِ فَتَصِحُّ اِمَامَتُھَا۔ (بدائع الصنائع ص۲۶۲ ج۱)

کیونکہ بعض اوقات میں عورت کی حکمرانی اور قضاء کی صلاحیت موجود ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

پس عورت کی حکمرانی
صحیح ہوتی ہے۔

لیکن بدائع کی عبارت میں خود جواب موجود ہے۔ کہ فی الجملہ فرمایا ہے کہ وہ حالت تغلب کا ہے۔ اور قضاوت اس چیز میں موجود ہوتا ہے۔ جس میں شہادت صحیح ہوتا ہے۔ اور عام حکومت نہیں۔ اس پر علامہ شامی نے تصریح فرمایا ہے۔ درالمختار کے عبارت کے بعد

اعلم ان المرأة لا تكون سلطانا الا تغلبا لما تقدم فى باب الامامة من اشتراط الذكورة فى الامام فكان على الشارح ان يقول ولو امرأة اى ولو كان ذالك المتغلب امرأة ح والمتغلب من فقد فيه شروط الامامة وان

جان لو! کہ عورت حکمران نہیں بن سکتی ہے مگر تغلبا کیونکہ باب الامامۃ میں پہلے گزر چکا ہے۔ امامت کیلئے مرد ہونا شرط ہے۔ شارح پر لازم تھا کہ یہ کہدیا تھا۔ کہ عورت غلبہ کرنے والی ہو۔ اگرچہ قوم اس پر راضی ہو۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

رعنیۃ القوم۔

(شامی ص۵۱۱ ج ۱)

(۲) امام ابو حنیفہؒ کو جو منسوب ہے کہ قضاوت اُس جگہ میں ہوتا ہے جس میں شہادت ہوتا ہے۔ تو اُس سے عام قضاوت اور حکومت مراد نہیں۔ دوسرا یہ کہ اس سے مراد اہلیت ہے۔ اہلیت مستلزم جواز اباحت کیلئے نہیں۔ کیونکہ عورت کی حکمرانی میں زیادہ مفاسد ہیں:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ المتوفی سنہ ۱۳۹۴ھ نے لکھا ہے۔

کہ مطلب یہ ہے:

اِنّ المرأۃ اَھل لہٰ لٰکن لا انّہ یجوز تفویضُ ذالک لانّ الاھلیّۃ لا تستلزم الاباحۃ (اعلاء السنن۔ ص ۳۶ ج ۱۵)	کہ عورت اس کی اہلیت ہے نہ کہ اس کو تفویض قضاوت جائز ہو جائیں۔ کیونکہ کہ اہلیت نہیں ہے۔ مستلزم اباحت کے لئے۔

(۳) بعض حضرات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ جو کہ حج سے فراغت کے بعد چند نامور صحابہ کرامؓ کے مشورے پر بصرہ کو امن کے خاطر تشریف لے گئی۔ لیکن

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

اس کے

نتیجے میں حضرت علیؓ اور ان کے فوجوں میں جنگ ہوئی جس کا نام جنگِ جمل ہے۔ عورت کی سلطنت اور قیادت کے لئے استدلال پیش کرتے ہیں۔ لیکن غور اور سوچنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے کبھی حکومت یا اقتدار کا مطالبہ نہیں کی تھیں۔ یا یہ اقدام حکومت کبریٰ کی قیادت تھی لیکن اصلاح کی نیت بصرے چلی گئیں تھیں اور جو اختلافات اور مشاجرات اجتہادیہ آپس میں واقع ہوئیں۔ یہ بھی شرپسند عناصر کیوجہ سے پیدا ہوئیں۔ جس پر صحیح تاریخ گواہ ہے۔

جناب مفتی محمد شفیع رحؒ اور حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔ کہ جب حضرت قعقاعؓ نے دریافت کیا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ فرمانے لگیں۔

انی مبنیّ الاصلاح بین النّاس۔ معارف القرآن ج ۷ ص ۱۳۷ (البدایہ والنہایہ ص ۲۳۰ ج ۷)	اے بچے میرا مقصد لوگوں کے درمیان اصلاح تھا۔

علامہ قسطلانیؒ نے لکھا ہے:۔

وھی فی ھودجھا تدعوا النّاس الی الاصلاح

ج ۱۰ ص ۱۰۳ ارشاد الساری اور البدایہ والنہایہ ص ۲۳۰ ج ۷۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

اس بات سے قطع نظر کہ کس فریق سے اجتہادی لغزش ہوئی مگر اس مثال میں قابلِ غور امور یہ ہیں کہ یہ ایک ہنگامی نوعیت کا معاملہ تھا۔ اس کو باقاعدہ ملک کی سیاسیات (Politics.) اور حکومت کے معاملات میں حصّہ لینے کے لئے دلیل بنایا ہی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اس میں اقتدار کا مطلب نہیں تھا۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں۔ آیات مذکورہ پڑھنے پر رونا اس لئے نہ تھا کہ قرار فی البیوت کی خلاف ورزی ان کے نزدیک گناہ تھی۔ یا سفر ممنوع تھا۔ بلکہ گھر سے نکلنے پر جو واقعہ ناگوار اور حادثہ شدید پیش آگیا۔ اس پر طبعی رنج و غم کا سبب تھا۔ (معارف ص ۱۳۸ ج ۷)

اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت ام المؤمنین رض جب تو قرآن میں یہ آیات پڑھتیں۔ وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ تو رونے لگتیں یہاں تک کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

(اخرجہ عبد اللہ ابن احمد فی زوائد الزہد وابن المنذر وابن ابی شیبۃ وابن ابی سعد عن مسروق صفحہ ۱۱ روح المعانی ۲۲)

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

معارف القرآن ص۱۳۶ ج ۶)

۴) اور بعض حضرات بلقیس کی حکومت سے استدلال پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی سراسر غلط ہے۔

سید محمود آلوسیؒ لکھتے ہیں۔

وَلَيْسَ فِي الْآيَةِ مَا يَدُلُّ عَلَىٰ جَوَازِ أَنْ يَكُونَ امْرَأَةٌ مَلِكَةً وَلَا حُجَّةَ فِي عَمَلِ قَوْمٍ كَفَرَةٍ عَلَىٰ مِثْلِ هٰذَا الْمَطْلَبِ۔	اس آیات میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو عورت کو بادشاہ بننے کیلئے استدلال پیش کیا جائے۔ اور نہ کافر قوم کے عمل میں اس مثال کے مطلب کیلئے کوئی حجت ہے۔

اور پھر صحیح بخاری کی حدیث پیش کیا ہے جو ذکر ہوا ہے اور جس کی نسبت ابن جریرؒ کو ہے۔ اس کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وَلَمْ يَصِحَّ عَنْهُ۔ (ص۱۸۹ ج ۱۹ روح المعانی)	کہ یہ نقل ابن جریر طبری سے صحیح ثابت نہیں۔

امام قرطبیؒ بخاری کی حدیث نقل کرکے لکھتے ہیں۔
کہ قاضی ابو بکر بن العربی فرماتے ہیں۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

هٰذا نصٌّ في أنّ المرأة لا تكون خليفة و لا خلاف فيه۔

یہ حدیث دلیل ہے کہ عورت سربراہ مملکت نہیں بن سکتی ہے اور اس میں اختلاف نہیں۔ (اتفاقی فیصلہ ہے)

۵ اور طبری کے نقل کو غیر صحیح کہدیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے (شاید یہ اسی طرح نقل ہی ہوگا۔
جیسا کہ امام ابو حنیفہؒ سے نقل ہے کہ عورت قضاوت کر سکتی ہے۔ ان امور میں جن میں وہ شہادت دے سکتی ہے۔ لیکن یہ مطلب نہیں کہ وہ قضاوت علی الاطلاق کرے گی۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ نے ایک عورت کو بازار پر مقرر کی تھی۔

(٦) ولم یصح فلا تلتفتوا الیہ وانما ھو من دسائس المبتدعۃ فی الاحادیث۔

یہ ہرگز درست نہیں، اس کو التفات نہ کرے یہ مبتدعین کے احادیث میں دسیسوں سے ہے۔

(تفسیر القرطبی ص ۱۸۳ ج ۱۳)

بلقیس کے بارے میں دوسرے مفسرین نے بھی لکھا ہے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

کہ یہ حجت نہیں اور استدلال میں وہ مشہور حدیث پیش کیا ہے۔ بطورِ مثال ملاحظہ ہو۔

تفسیر ماجدی ص۶۶، تفسیر مظہری ص۱۱۰ ج ۷، تفسیر خازن ص۳۸۱ ج ۳، تفسیر سراج المنیر ص۲۰۵ ج ۳، تفسیر احکام القرآن ص۱۴۳۵ ج ۳ لمحمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی۔

الحاصل یہ ایک کافر قوم کا عمل تھا۔ اور موجودہ دور میں بھی یہ ایک یورپی تہذیب (Western Cultural) ہے۔ اسلامی تہذیب (Islamic Cultural) نے عورتوں کیلئے حیا سے بھرپور معاشرہ تشکیل دیا ہے۔ آج کل لوگ استدلال میں فلاں فلاں کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ یہ قرآن وسنت اور سلف صالحین کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتے۔

● علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی نازن
کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت
بیگانہ رہے دین سے اگر مدرسہ زن
ہے عشق ومحبت کے لئے علم وہنر موت

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

ہمارے اعمال کا نتیجہ
اور
موجودہ انتخابات

یہ چند مذکورہ مباحث خداوند لایزال کی رضامندی کیلئے لکھے گئے اور معاشرے کو درست بنیادوں پر استوار کرنے کیلئے ایک کمزور مسلمان کی کوشش ہے۔ کسی معین انسان کی طرف صرف۔ اشارہ نہیں۔ بلکہ اپنی تقصیر پر اقرار کرنا ہے۔ جیسا کہ عُمّالُکُم اَعمالُکُم ایک مشہور محاورہ ہے۔ جو ہوتا ہے۔ یہ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ موجودہ انتخابات غیر اسلامی ہے۔ اور مغربی طرز کے ہے۔ اس لئے کہ خلفاءِ راشدین کے دور میں ایسا نہیں ہوا تھا۔ جس طرح موجودہ دور میں ہوتا ہے۔

قاضی شمس الدین رح نے فرمایا ہے :-

(۱) ے وقت رحلت سرور ما مصطفےٰ
گفت انصار یک اُمیر آید زما

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

نبی کریم کے انتقال کے وقت انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم سے چاہیئے۔

(۲) ؎ یک امیرے دیگر از جملہ سوائے
بحبذا گفتند ھذا حبذا

ایک دوسرا امیر دوسروں سے۔ یہ بات بہت بہتر ہے۔

(۳) ؎ گفت فاروقؓ بصدیق آفتاب
نے ز شرقی نہ ز غربی خوش تباب

حضرت فاروق نے حضرت صدیق سے کہا اے سورج نصف النہار کے چمکدار۔

(۴) ؎ دست بکشا و دست ما بگیر
افضل الامۃ بود نعم الامیر

اپنا ہاتھ کھول کر ہمارا ہاتھ پکڑ (بیعت کر) افضل اُمت بہتر امیر ہوتا ہے۔

(۵) ؎ بعد ازاں نوبت بفاروقے رسید
انتخاب ملحدانہ کس ندید

اس کے بعد حضرت عمرؓ کی باری میں بھی یہ ملحدانہ انتخاب کسی نے نہیں دیکھی۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

(۶) ~ وقتِ رحلت آن امیر المومنین

این امانت این خلافت در زمین

حضرت امیر عمر رضہ انتقال کے وقت یہ امانت اور خلافت زمین کی

(۷) ~ مشورہ در شش صحابہ واگذاشت

نخبۂ این شش یکے زیں شش رواست

چھ صحابہ کی مجلس شوریٰ پر چھوڑ گئے۔ کہ یہ حضرات ان میں سے ایک کو چن لیں۔

(۸) ~ منتخب کردند پس عثمان را

پس بر و تنقید کے باشد روا

انہوں نے حضرت امیر عثمان رضہ کو چنا۔ پھر امیر عثمانؓ پر پر تنقید کیسے جائز ہے۔

(۹) ~ گر برو تنقید می باشد روا

انتخاب این ملحدانہ از کجا

اگر ان پر تنقید جائز ہے تو یہ ملحدانہ انتخاب کیسے جائز ہے۔

(۱۰) ~ ترک کردند نقل اصحاب رسولؐ

اسوۂ نصرانیان کردند قبول

چھوڑ دیا رسولؐ کی صحابہ کے نقل طریقہ نصرانیوں کو قبول کیا۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۱) ے بعد از عثمان علیؓ مرتضےٰ
منتخب خد نے بایں طرز عمی

حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ بھی اس اندھے طریقے سے منتخب نہیں ہوئے۔

ہاں یہ مغربی طرز جمہوریت (Western Democracy) کیلئے تو ٹھیک ہے لیکن اسلامی طرز جمہوریت (خلافت) کیلئے ٹھیک نہیں۔ جس مقصد کیلئے یہ ہوتا ہے جو کہ اسلامی انقلاب (Islamic Revolution) ہے۔ یہ اس انتخابی سیاست ( ) سے حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس لائحہ عمل میں کوئی تمیز نہیں ہے۔

اسلامی انقلاب لانے میں دو چیزیں زیر نظر ہوگا۔ ایک یہ کہ اس ملک (جہاں اسلامی انقلاب لانا مقصود ہو) موجودہ سیاسی ڈھانچہ غلط ہے۔ اگر یہ عقیدہ ہو تو یہ مروج انتخابی سیاست سے بدلا نہیں جاسکتا۔

کیونکہ اس ملک میں عورتیں مردوں کے مقابلہ میں اعداد و شمار میں زیادہ ہیں۔ اور رائے دہنگی (عاملہ) میں برابر ہیں۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر اس ملک میں جملہ علماء، مشائخ اور دین دار طبقہ جمع کیا جائیں۔ تو اعداد و شمار کے لحاظ اس ملک کے فلم انڈسٹری (Film Industries) میں کام کرنے والے اداکاروں اور اداکاریوں کے برابر نہیں اور دونوں رائے (vote) کے استعمال میں یکساں نہیں تو وہ اپنا رائے وہاں استعمال کریں گے۔ جہاں اُن کو جنسی سہولت آسانی سے میسر ہو۔ اور اگر یہ نظریہ ہو کہ ڈھانچہ ٹھیک ہے مگر ہاتھ غلط ہے تو انتخابی سیاست سے ہوسکتا ہے۔ لیکن مغربی جمہوریت (رنتہ بنیادی بدعت) اور خلافت اسلامیہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

کیونکہ اصل مقصد خلافت کا خدا کی زمین پر خدا کے دین کا غلبہ اور دوسرے ادیان پر شریعت کی بالادستی ہے پس ان حضرات سے غرض ہے جو ملک کا دین دار طبقہ ہے اور ان کے ساتھ عملی قوت ہے۔ وہ اس مغربی طرز جمہوریت/انتخابات کا بائیکاٹ کریں۔

شریعت کے بالادستی اور غلبۂ دین کیلئے وہی طریقہ اپنائے جو قرنِ اول میں تھا۔ اصل مقصد لوگوں کو فکر مند کرنا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے۔ اور مقصدِ زندگی کی طرف مبذول کرانا ہے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے:۔

كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ۔	جیسے آپ ہیں اسی طرح آپ پر اُمراء ہونگے۔
رواه البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۳۲۲ ج ۲	

ایک سالک نے کیا خوب فرمایا ہے۔

"شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت"

اور نبی کریمؐ نے ہمیں اعمال کی اصلاح کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ وَقُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِيْ	حضرت ابی الدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے۔ بے شک اللہ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں۔ اور میرے سوا کوئی کارساز نہیں۔ میں بادشاہوں کا مالک ہوں۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

حوّلت قلوب
ملوکھم علیھم بالرحمة
والرأفة وان العباد
اذا عصونی حولت
قلوبھم بالسخط والنقمة
فساموھم سوء
العذاب فلا تشتغلوا
انفسکم بالدعاء علی
الملوک ولکن اشتغلوا
انفسکم بالذکر کی
اکفیکم ۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة
مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۲۳

میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں
اور بادشاہوں کے دل میرے
ہاتھ میں ہے۔ جب میرے
بندے میرا حکم مانتے تو میں
ان پر نرم دل اور شفیق بادشاہ
مسلط کرتا ہوں۔ اور جب
میرے بندے نافرمانی کرنے
لگے تو اُن پر سخت گیر اور ظالم
بادشاہ مسلط کرتا ہوں۔
جو اُن کو سخت عذاب دیتے
ہیں۔ پس اپنے آپ کو
بادشاہوں کو بددعائی
کرنے میں مشغول نہ کرے
اور اپنے آپ کو میرے ذکر
میں مشغول کرو۔ کیونکہ
میں آپ کے لئے کافی ہوں۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهُ والا مسئلہ ہے۔ پس
ہمیں اپنے رب ذوالجلال کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے۔ کہ
ہمارا ملک جو لا الٰہ الا اللہ کے نام سے دنیا کے نقشے پر
نمودار ہوا تھا۔ تاکہ اس پاک کلمہ کا مقصد راعی اور رعیت
مالدار اور غریب، مرد اور عورت کے زندگیوں کے اندر آجائیں
اور صحیح معنوں میں مسلمان بن جائیں۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ ہمارے
حال پر رحم فرما۔ اور صاف شرعی معاشرہ نصیب فرما۔
ساری دنیا کو عموماً اور پاکستان کو خصوصاً قرآن اور سنت
کا مرکز اور گہوارہ بنا دیں۔ اور اغیار کے نقالی سے بچا دیں۔
آمین ثم آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تعالىٰ علىٰ خيرِ خلقہٖ
محمدٍ وَّآلہٖ وَصحبہٖ اجمعین ط

۱۷ جمادی الثانیہ ۱۴۲۰ھ
مطابق
۲۸ ستمبر ۱۹۹۹ء

الاحقر محمد عبد الجبار البجاری
خویدم جماعۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ
باجہ الینس

رسالہ کے ماخذات

(۱) قرآن کریم۔
(۲) تفسیر روح المعانی
(۳) " کبیر
(۴) " سراج المنیر
(۵) " قرطبی
(۶) " بیضاوی
(۷) " زاد المسیر
(۸) " مدارک التنزیل
(۹) " مظہری
(۱۰) " خازن
(۱۱) " الدرر المنثور
(۱۲) " جلالین
(۱۳) تسہیل۔
(۱۴) تفسیر ابی السعود
(۱۵) " مواہب الرحمٰن
(۱۶) " تیسیر الرحمٰن
(۱۷) " معارف القرآن
(۱۸) " احکام القرآن
(۱۹) " ابن جریر
(۲۰) " المنار
(۲۱) " نیشاپوری
(۲۲) " صفوۃ التفاسیر
(۲۳) " ماجدی
(۲۴) " عثمانی

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

(۲۵) فتح القدیر
(۲۶) تفسیر ابن کثیر
(۲۷) بخاری شریف
(۲۸) مسلم "
(۲۹) مسند امام احمد
(۳۰) ابوداؤد
(۳۱) ترمذی
(۳۲) مشکوٰۃ المصابیح
(۳۳) بلوغ المرام
(۳۴) ارشاد الباری
(۳۵) فتح الباری
(۳۶) عمدۃ القاری
(۳۷) الکرمانی
(۳۸) المرقاۃ
(۳۹) اشعۃ اللمعات
(۴۰) فتاویٰ شامیہ
(۴۱) ازالۃ الخفاء
(۴۲) النبراس
(۴۳) شرح فقہ اکبر
(۴۴) شرح العقائد
(۴۵) عون الباری
(۴۶) شرح المواقف
(۴۷) شرح المقاصد
(۴۸) المسامرہ
(۴۹) طبقات المقرّین
(۵۰) ظفر المحصلین
(۵۱) البدایہ والنہایہ
(۵۲) اعلاء السنن

وغیرہ

الاحقر محمد عبد الجبار الصوری غفرلہ

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

فیصلہ متفقہ مجلس منتظمہ جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کے صوبہ سرحد کے منتظمہ کے اجلاس منعقدہ [illegible]

نے رسالہ ہدایت اسلام حیات و موت کا تماشہ ہے مصنفہ مولوی محمد طیب صاحب

(خلیفہ) رکن اشاعۃ التوحید والسنۃ کو عقیدہ مسلمہ کے منافی اور گمراہ کن مسائل اور

مضامین قرار دیا اور اتفاق رائے سے رسالہ ہذا کی ضبطی اور اشاعت

کیلئے فیصلہ دیا

تمام اہل اسلام خصوصاً اہل پاکستان کیلئے ضروری ہے کہ اس رسالہ

سے نقصانات سے بچیں — فقط

(مولانا) عبدالرحمن

(مولانا) محمد طاہر

محمد رفیق

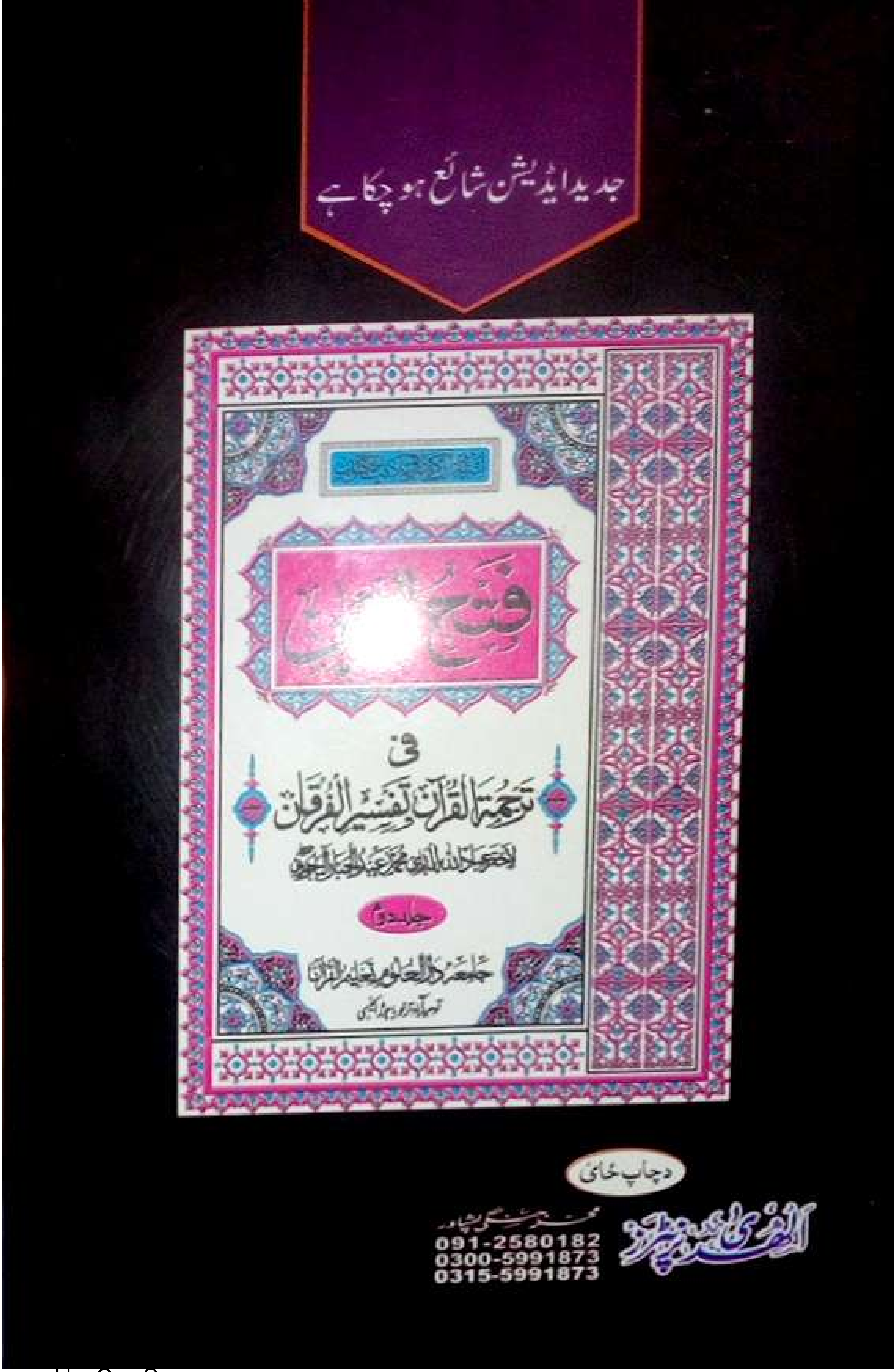

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com